Shamsul Arfin
Asst prof Guest faculty
Dept of Urdu
Study material for B.A part2
Lecture 1

مثنوی "سحرالبیان" میں پلاٹ نگاری

اس میں کوئی شک نہیں کہ مثنوی "سحر البیان " میر حسن کا شاہکار ہے ۔ انہوں نے گیارہ مثنویاں لکھیں لیکن شہرت کی بلندیوں تک سحرالبیان کی رسائی ہوئی۔ اس کی مقبولیت کا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میر حسن نے اس مثنوی کو اس وقت لکھا تھا جب وہ کہنہ مشق ہو چکے تھے۔ چونکہ ان کو شاعری وراثت میں ملی تھی اس لیے ان کا دل شاعری کی طرف مائل تھا ۔انہوں نے غزلیں بھی کہیں قصیدے اور مثنویاں بھی۔ " سحرالبیان" تو فرضی قصہ ہے جیسا کہ داستانوں کے قصے ہوتے تھے. میر حسن کی مثنوی "سحرالبیان " کے چند اشعار اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ واقعات فرضی اور رسمی ہیں ۔
یہ شعرملاحظہ ہو :۔

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ

اس شعر سے واضح ہے کہ میر حسن اس بادشاہ سے واقف نہیں تھے جس کے متعلق و تحریر فرما رہے ہیں۔ ان کو اس ملک کا نام بھی نہیں معلوم جس ملک کا وہ بادشاہ ہے ۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ "سحرالبیان" کا قصہ فرضی اور قیاسی ہے . اگر واقعات اور قصے فرضی ہیں تو پلاٹ لازمی طور پر فرضی ہوگا۔ واقعات کی ترتیب کو پلاٹ کہتے ہیں۔ یہ میر حسن کے فن کا کمال ہے کہ انہوں نے فرضی واقعات کو بھی اس طرح ترتیب دیا ہے کہ حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔ اس امر سے ہم سب واقف ہیں کہ داستان اور مثنوی کے پلاٹ اور کردار فرضی ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف تفریح طبع ہوتا ہے سماج سدھار نہیں۔ پھر بھی یہ میر حسن کا کمال ہے کہ انہوں نے ایک منظم پلاٹ "سحرالبیان" کو ودیعت فرمائی ہے ۔ قصّہ شروع ہوتاہے اور فطری انداز میں انجام کو پہنچتا ہے۔ شہزادہ اور شہزادی آپس میں ملتے ہیں ۔ مثنوی کی ابتداء میں بادشاہ کو کوئی اولاد نہیں ۔رمّال اور نجومی بلائے جاتے ہیں وہ پیشگوئی کرتے ہیں۔

کیا پنڈتوں نے جو اپنا بچار
تو پھر انگلیوں پر کیا کچھ شمار
جنم پترا شاہ کا دیکھ کر
تو لا اور بر چھیک پر کر نظر
کہا رام جی کی ہے تجھ پر دیا
چندرما سا بالک تیرے ہوئے گا

جس کو کوئی اولاد نہیں ہے اس کے گھر میں ایک خوبصورت سا بالک کا تولد ہونا کتنی خوشی کی بات ہے ۔ خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ رمّال یہ عرض کرتے ہیں کہ اس بچے کو بارہ برس کی عمر تک باہر نہ نکلنے دیا جائے ۔ اس درمیان اسے ہر فن سے واقف کرایا جاتا ہے۔ شہزادے کا نام بے نظیر ہے ۔

گیا نام پر اپنے وہ دل پذیر
ہر ایک فن میں سچ مچ ہوا بے نظیر

بارہ برس کی عمر میں اسے ایک پری اٹھا لے جاتی ہے ۔وہ شہزادے سے محبت کرتی ہے۔ ماہ رخ پری شہزادہ کو کل کا گھوڑا دیتی ہے تاکہ اس کے غائبانہ میں سیر کرے ۔ شہزادہ کل کے گھوڑے پر سوار ہوکر بدرمنیر کے باغ میں پہنچتا ہے ۔ شہزادہ شہزادی ایک دوسرے پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ جب اس بات کی خبر ماہ رخ پری کو ہوتی ہے تو وہ بےنظیر کو قید کر دیتی ہے۔ نجم النساء جو بدرمنیر کی کنیز اور وزیر زادی ہے ۔ نہایت چالاک اور دلیر ہے۔ وہ اپنی عقلمندی سے بے نظیر کو فیروز شاہ کے ذریعے رہا کراتی ہے ۔ شہزادہ شہزادی آپس میں ملتے ہیں اور شادی ہو جاتی ہے ۔